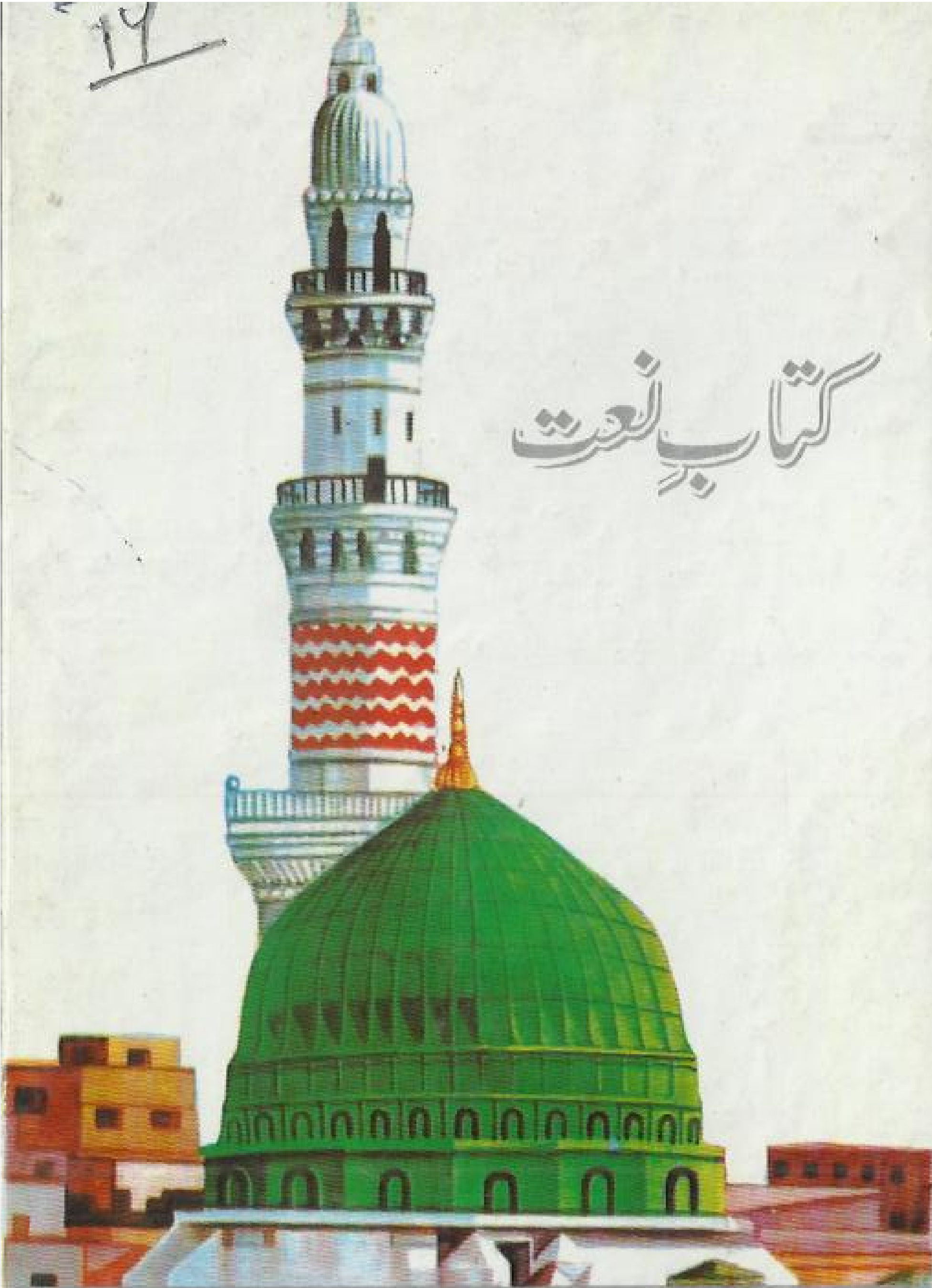


کتابِ نعت

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور

کتابِ نعت

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)
لاہور

کتابِ نعت

شاعر: راجا رشید محمود

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''نعت'' لاہور)

صدر ''ایوان نعت رجسٹرڈ'' لاہور

پروف خوانی: شمیم اختر ۔ کوثر پروین

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس' 5 ' حسن چیمبر' عقب مزار قطب الدین ایبک'

نیو انارکلی لاہور ۔ فون: 7230001

مطبع: نیو فائن پرنٹنگ پریس' لاہور

نگران طباعت: راجا اختر محمود

اشاعت اول: ۱۶ مئی ۲۰۰۰

قیمت: ایک سو روپے

ناشر:

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل' نیو شالامار کالونی ملتان روڈ' لاہور' فون: 7463684

کتابِ محبت

کے اوراقِ اخلاص کے نام

اجزائے کتاب

کتابِ نعت

کا ایک (1) ورق

درود آقا ﷺ پہ پڑھنے میں جو قائل تھا تساہل کا
نظارہ سب کریں گے حشر میں اس کے تذلّل کا

حبیبِ کبریا صَلِّ عَلیٰ اعلیٰ نمونہ ہیں
رواداری کا، عفو و درگزر کا، اور تحمّل کا

فرشتوں نے، رُسُل نے، اور حُورانِ بہشتی نے
سرِ افلاک دیکھا طنطنہ اُن کے تجمّل کا

ورا ہے عظمتِ سرکار ﷺ فکر و فہمِ انساں سے
کہاں تک دوڑ سکتا ہے جو اشہب ہے تخیّل کا

بہ اِستعجاب میری رُستگاری سارے دیکھیں گے
قیامت میں جو ہاتھ آئے گا دامن سرورِ کُل ﷺ کا

ہُوا ظاہر کہ اپنی بات رب نے ان سے کہلائی
سلیقہ جو کلامُ اللہ میں پایا گیا "قُل" کا

دُعاؤں کی قبولیّت کا یہ واحد ذریعہ ہے
نہ کیسے فائدہ پہنچے پیمبر ﷺ کے توسّل کا

گدا کے بھیس میں میرا پہنچنا شہرِ آقا ﷺ تک
خدا شاہد، یہی ہے راستہ میرے تموّل کا

درودِ پاک جب وردِ زباں تھا میرا محشر میں
نہ خطرہ تھا تمازت کا، نہ کچھ خدشہ رہا پُل کا

مَیں کمسن تھا تو جب بھی، اور مُسن اب ہو گیا تب بھی
رہا عادی ہمیشہ نعت گوئی کے تسلسل کا

نظامِ زندگی محمودؔ جو سرکار ﷺ نے بخشا
نہیں ہے شائبہ اس میں تغیّر کا، تبدّل کا

کتابِ نعت

کا ایک ورق (2)

مدینے میں گدائی کا تصوّر
یہی تو ہے بڑائی کا تصوّر

نہیں ملتا سوائے شہرِ طیبہ
کہیں سے بھی بھلائی کا تصوّر

جوارِ گنبدِ خضرا میں رہنا
یہ ہے راحت فزائی کا تصوّر

دیا ہے سرورِ ہر دو جہاں ﷺ نے
خدا سے آشنائی کا تصوّر

نبی ﷺ نے جوڑ کر عُقبیٰ سے اس کو
بدل ڈالا کمائی کا تصوّر

دیا دنیا کو محبوبِ خدا ﷺ نے
تمدّن آشنائی کا تصوّر

مرے سرکار ﷺ کے گنبد نے بخشا
جہاں کو خُوش نُمائی کا تصوّر

حدیثوں کے سوا ملتا نہیں ہے
کہیں سے رہنمائی کا تصوّر

رُسُل کے عہد سے واضح ہُوا تھا
یہ ختمُ الانبیائی کا تصوّر

درودِ پاک نے ہم کو دِیا ہے
خدا کی ہم نوائی کا تصوّر

ملا سرکار ﷺ سے محمودؔ ہم کو
خدا کی کبریائی کا تصوّر

کتابِ نعت

کا ای (3) ک ورق

ملے گا دیکھنا جس شخص کو طَیبہ نظر بھر کر
وہ گویا دیکھ لے گا خُلد کا نقشہ نظر بھر کر

مصائب میرے کٹ جائیں، دُلدّر دور ہو جائیں
کبھی جو دیکھ لیں اِک بار بھی آقا ﷺ نظر بھر کر

مِری آنکھوں کے آگے اب تو پانی جِھلملاتا ہے
نظر آیا تو دیکھوں گا وہ نقشِ پا نظر بھر کر

نہ بھٹکیں اور نہ جھپکیں میرے آقا ﷺ، آپ کی آنکھیں
خدا کو آپ نے دیکھا شبِ اِسرٰی نظر بھر کر

دُوئی کا شائبہ تک بھی نہ تھا قصرِ محبّت میں
کیا دیدارِ خالق آپ ﷺ نے تنہا نظر بھر کر

مجھے کچھ یاد تو پڑتا نہیں، پر کہ نہیں سکتا
کبھی دیکھا ہی ہو شاید سُوئے روضہ نظر بھر کر

اَبُو العاصؓ آقا و مولا ﷺ کے بارے میں یہ کہتے تھے
"سراپا دیکھ سکتا تھا نہ مَیں اُن کا نظر بھر کر"

جمالِ نورِ خلّاقِ دو عالم دیکھ سکتا تھا
کوئی جو دیکھتا اُن ﷺ کا رُخِ زیبا نظر بھر کر

زمانے بھر میں اُس نے بانٹ دیں تابانیاں حق کی
وہ جس نے دیکھ لی وہ تابشِ سیما نظر بھر کر

مرا جب آخری وقت آئے گا شہرِ پیمبر ﷺ میں
درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کو دیکھوں گا نظر بھر کر

سرِ میدانِ محشر تو کرم محمود پر کرنا
وہاں تو دیکھنے دینا مرے آقا ﷺ کی نظر بھر کر

کتابِ نعت

کا ایک ورق (4)

مَیں ہوں ممنون ہر دم خالقِ عالم کے احساں پر
لکھاتا ہے وہ مجھ سے مدحتِ آقا ﷺ کے عنواں پر

اثر ہے نورِ محبوبِ خدائے ہر دو عالم ﷺ کا
نجوم و مہر پر، سیارگاں پر، ماہِ تاباں پر

قیامت تک بھی گنتی میں کسی کی آ نہیں سکتے
جو احساں مُحسنِ انسانیت ﷺ کے ہیں ہر انساں پر

نبی ﷺ کی معرفت ہے معرفت خلّاقِ عالم کی
یہی وہ راز ہے جو کُھل چکا ہے اہلِ عرفاں پر

نگاہوں میں بسے ہیں طیبہ سرکار ﷺ کے جلوے
نظر رکھوں گا آخر کس لیے مَیں باغِ رضواں پر

سبھی دیکھیں گے میرے والہانہ رقص کا منظر
نظر جب حشر میں میری پڑے گی رُوئے تاباں پر

فرشتو! حشر میں میرے جرائم تولنے والو!
حقیقت تب کھلے گی جب نبی ﷺ آئیں گے میزاں پر

کریم اللہ بھی ہے اور کریم اُس کے پیمبر ﷺ بھی
بھروسا ہے مجھے رحماں پر اور محبوبِ رحماں ﷺ پر

مجھے تو کوئی اک آیت بغیر اس کے نہیں ملتی
فضائل درج ہیں سرکار ﷺ کے صفحاتِ قرآں پر

وہ خود گھیرے لیے جاتا ہے جنّت کی طرف اُس کو
ہُوا رِضواں کچھ اتنا مہرباں اُن ﷺ کے ثنا خواں پر

مجھے طیبہ پہنچنے کو ہے اک نظرِ کرم کافی
کسی کو ہے بھروسا تو رہے محمودؔ ساماں پر

کتابِ نعت
کا ایک (5) ورق

تفوّق میرے ایقاں کا، ہر اک وہم و گماں پر ہے
شفاعت کا پیامِ خوش نبی ﷺ کے آستاں پر ہے

یہ شہرِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ ہے، اُنس کا گھر ہے
چلے آؤ، سکوں دونوں جہانوں کا یہاں پر ہے

کوئی گوشہ، کوئی خطّہ نہیں ہے لُطف سے خالی
مِرے سرکارِ والا ﷺ کا کرم سارے جہاں پر ہے

محبّت شہرِ طیبہ کی ہوئی ہے جاگزیں دل میں
مدیحِ آقا و مولائے کُل ﷺ میری زباں پر ہے

حکومت سرورِ عالم ﷺ کی، سکّہ اُن کی عظمت کا
زمان و لازماں پر ہے، مکان و لامکاں پر ہے

قدم اِسرا کی شب میں، میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کا
حطیمِ پاک میں پہلا، تو دُوجا آسماں پر ہے

مدد فرمائیں گے آقا ﷺ تو پُل سے پار گزروں گا
بہت سا بارِ عصیان و جرائم ناتواں پر ہے

انھیں محبوبِ خالق ﷺ سے جو الفت ہو تو کیسے ہو
نگاہِ طمع جن کی دُنیوی سُود و زیاں پر ہے

زبان و لب سے جو اِس کا تعلّق ہے، وہ سطحی ہے
کہ سودا الفتِ سرکار ﷺ کا دل کی دکاں پر ہے

ہر اک فرد اُس کا دیکھا ہے درودِ پاک کا عامل
نبیٔ پاک ﷺ کی نظرِ کرم جس خانداں پر ہے

ادب سے، دھیان سے محمودؔ چلنا ارضِ طیبہ پر
یہ جا تو چشم و سر کی ہے، قدم تیرا جہاں پر ہے

کتابِ نعت
کا ایک ورق (6)

کرتا رہا جو مدحِ پیمبر ﷺ مدام دُرج
اُس کے لیے کریں گے بقائے دوام درج

فردِ عمل میں میری، ہُوئے ہیں جو کام درج
لاکھوں درود درج ہیں، لاکھوں سلام درج

جن کو خدا نے دی ہے بصارت، وہ دیکھ لیں
عرشِ بریں پہ اوجِ رسولِ انام ﷺ درج

پہنچا ہُوں مَیں حضور ﷺ کے روضے کے سامنے
چوکھٹ پہ کر رہی ہیں نگاہیں سلام درج

سارے کا سارا مدحتِ محبوبِ رب ﷺ میں ہے
قرآن میں جو رب کا ہُوا ہے کلام درج

یہ التجا ہے سرورِ عالی مقام ﷺ سے
ہو جائے میرا نام بطورِ غلام درج

سر میں نبی ﷺ کے شہر کا سودا سما گیا
ہے لوحِ دل پہ اُس کے لیے احترام درج

چاہے تو کوئی دیکھ لے محفوظ لوح پر
میرے لیے حضور ﷺ کا ہے فیضِ عام درج

اللہ نے جو چاہا تو ترقیمِ نعت کا
فردِ عمل میں آخری ہو گا کلام درج

کچھ اُس سے اِستفادے کی صُورت نکالیے
قرآن میں ہے سارا نبی ﷺ کا نظام درج

کرتا ہوں مَیں بیاضِ سُخن میں رشید روز
مدحِ رسولِ پاک علیہِ السّلام درج

کتاب نعت
کا ایک (7) ورق

آپ خلّاقِ دو عالم نے ثنا کی آپ ﷺ کی
یا نبی ﷺ! ہے اُس کو چاہت انتہا کی آپ کی

مزرعِ الفت میں ہیں سرسبزیاں، شادابیاں
دھوم ہے چاروں طرف نہرِ عطا کی آپ ﷺ کی

مقتدا و سیّد و قائد ہوئے اُقصیٰ میں آپ
انبیاءِ سابقہؑ نے اِقتدا کی آپ ﷺ کی

اُمّتی اُن کا نگاہِ کبریا میں آ گیا
طاعت اُس نے جو بفضلِ کبریا کی آپ ﷺ کی

کیا "لَکَ" سے اور "فَتَرْضٰی" سے یہی ظاہر نہیں
کبریا کو بھی تمنّا ہے رِضا کی آپ ﷺ کی

سارے قُدسی یک زباں ہو کر، لگے پڑھنے درود
آپ کے مدحت سرا نے بات کیا کی آپ ﷺ کی

بندۂ درگاہ کو کیا خُسروؤں سے واسطہ
بھیک ہے درکار اُسے دولت سرا کی آپ ﷺ کی

میرے بھی مٹ جائیں روحانی و جسمانی مَرَض
ہے بُصیریؒ کی طرح خواہش رِدا کی آپ ﷺ کی

کوئی بھی ایسا نہیں خلّاقِ عالم کے سوا
جانتا ہو جو حقیقت ابتدا کی آپ ﷺ کی

عرضیاں منوائے، کروا لے دعاؤں کو قبول
جو خدا کو دے قسَم عزّ و عُلا کی آپ ﷺ کی

آپ ﷺ نے فی الفور فرمائی توجّہ کی نظر
آپ کے محمودؔ نے جب بھی ثنا کی آپ ﷺ کی

کتاب نعت
کا ایک (8) ورق

قصر ہائے خُلد کا اپنے کو ہم خوگر کریں
خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ پہ گر بستر کریں

روشنی کا منبع و مصدر ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
رشک، ذرّاتِ مدینہ پر مہ و اختر کریں

جب منارِ نور و قُبّہ پر پڑے پہلی نظر
آنکھ کا سجدہ تو لوگو، ہم سرِ منظر کریں

قصد ہو جس وقت اپنا شہرِ طَیبہ کی طرف
ترک ہم گھر سے ہی اپنا سارا کرّ و فر کریں

باوضو دیدار کی کیفیتیں ہی اور ہیں
اُن کا گنبد دیکھنے کو، اپنے دیدے تر کریں

وہ خدا کے سایۂ اکرام میں آ جائے گا
اک نگاہِ لطف و رحمت جس پہ پیغمبر ﷺ کریں

جن میں ہیں محبوبِ خلّاقِ جہاں ﷺ کی مدحتیں
ایسی سب آیاتِ قرآنی کو ہم ازبر کریں

مومنوں کو مصطفیٰ ﷺ نے یہ پڑھایا ہے سَبَق
بیکس و نادار لوگوں کی مدد بڑھ کر کریں

شرک، تعلیماتِ سرور ﷺ کے مطابق ہے رِیا
نیکی جتنی بھی کریں، اے دوستو، چُھپ کر کریں

ہم سے عصیاں کار، بے علم و ہُنر، کج مج بیاں
مدح، محبوبِ خدائے پاک ﷺ کی کیونکر کریں

جَبْہۂ سائی ہو نہ ہو محمودؔ سر اٹھتا نہیں
پیشِ روضہ کس طرح گردن کو ہم اوپر کریں

کتاب نعت

کا ایک (9) ورق

بنے کام صَلِّ عَلیٰ کی بدولت
ہُوا نام ان ﷺ کی وِلا کی بدولت

زمانے کے سارے گدا پل رہے ہیں
اُسی ایک دولت سرا کی بدولت

نگاہِ کرم کبریا کی ہوئی ہے
پیمبر ﷺ کے لطف و عطا کی بدولت

مہ و مہر و انجُم منوّر ہوئے ہیں
جمالِ رُخِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت

ہُوا فیصلہ جنگِ خندق کا یارو
حبیبِ خدا ﷺ کی دُعا کی بدولت

کیا ہم پہ اِتمامِ نعمت خدا نے
فقط خاتم الانبیاء ﷺ کی بدولت

مِرے زیرِ پا گردشِ آسماں ہے
طوافِ درِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت

مِرے مزرعِ دل میں کِشتِ محبّت
ہے طَیبہ کی آب و ہوا کی بدولت

پذیرائی طَیبہ میں حاصل ہوئی ہے
مجھے مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت

بلاتے ہیں ہر سال مجھ کو مدینے
مِری با ادب التجا کی بدولت

بنا کعبہ محمودؔ قبلہ ہمارا
رسولِ خدا ﷺ کی رِضا کی بدولت

کتاب نعت
کا ایک (10) کے ورق

خالق جو کرم بندۂ مسکین پہ کر دے
بس گنبدِ اَخضر ہی کو عُنوانِ نظر دے

کُھل جائیں نہ کیوں مجھ پہ محبّت کے معانی
جس وقت دکھائی مجھے سرکار ﷺ کا در دے

جو مدحِ پیمبر ﷺ کی اشاعت میں مگن ہو
بیگانۂ ہر سُود و زیاں رب اُسے کر دے

اُمت ہے زبوں حالی و نکبت میں گرفتار
جائے کوئی سرکارِ دو عالم ﷺ کو خبر دے

دل میرا نہ خالی ہو کبھی یادِ نبی ﷺ سے
اے میرے خدا! کاسۂ مقصود کو بھر دے

اے ربِّ جہاں! جو ہے ترا اپنا وظیفہ
اُس وِرد کی توفیق مجھے شام و سحر دے

میری بھی ہو تدفین پیمبر ﷺ کے نگر میں
یا رب! جو کہیں تُو مری آہوں کو اثر دے

روتا ہوں مَیں مہجوریٔ دربارِ نبی ﷺ میں
اُس سمت دکھائی جو کوئی گرمِ سفر دے

وہ رتجگا اچّھا ہے مجھے زندگی بھر سے
جو نعت کا اک مصرعِ تر پچھلے پہر دے

مَیں قاصدِ خوش ذوق کے قدموں میں بکھر جاؤں
جو اذنِ حضوری کی مجھے آ کے خبر دے

محمودؔ کہے نعت وہی شخص کہ جس کو
اَلطافِ نبی ﷺ حوصلۂ عرضِ ہُنر دے

کتابِ نعت
کا ایک (11) ورق

خدایا! مرے سَر کو آقا ﷺ کا در دے
مرے گلشنِ مُدّعا کو ثمر دے

مدینے کے ذرّات تنویر زا ہیں
مجھے دے تو وہ خاکِ کحلِ بصر دے

جچے پھر نہ میری نظر میں کوئی شے
جو دے ان ﷺ کی الفت تو رب اِس قدر دے

مَیں قوسَین و واوَین میں دیکھ پاؤں
مجھے رب نگاہِ حقیقت اثر دے

مَیں جاؤں گا اُس کے پیمبر ﷺ کے گھر کو
خدا مجھ کو جس دن بھی اذنِ سفر دے

مَیں دیکھوں فَقَط روضۂ مصطفیٰ ﷺ کو
خدا جو نظر اور حُسنِ نظر دے

مَیں مالک کو نعتِ پیمبر ﷺ سناؤں
سرِ حشر مجھ کو اجازت اگر دے

مَیں قاصد کے قدموں میں لوٹیں لگاؤں
نبی ﷺ کا جو پیغام پیغامبر دے

کوئی میرا حامی، کوئی میرا مُحسن
مجھے شہرِ آقا ﷺ کی تازہ خبر دے

پیمبر ﷺ کا وہ حکمِ الفت اثر ہے
ہمیں بہرہ ور جو اُخوّت سے کر دے

مَیں محمودؔ خوش ہوں نبی ﷺ کے کرم سے
جو کشکولِ دریوزہ گر روز بھر دے

کتاب نعت
کا ایک 12 کے ورق

جو معراج کی رات قصرِ دنیٰ تھا
وہاں کیا کوئی کبریا کے سوا تھا؟

پیمبر ﷺ جسے دیکھنے کو گئے تھے
سرِ لامکاں کیا کوئی آئنہ تھا؟

وہاں بھی تھی پیشِ نظر اپنی اُمّت
کہ جب ذاتِ حق کا انھیں سامنا تھا

اَساسِ اُخوّت پہ قائم تمدّن
نبی ﷺ کے ذریعے خدا چاہتا تھا

نبی ﷺ کی بشارت وہ کیسے نہ دیتے
تمام انبیاؑ سے جو رُتبہ سوا تھا

عبادت تو مجھ سے نہ شاید ہُوئی ہو
درود اپنے آقا ﷺ پہ صبح و مسا تھا

نکیرَین کچھ پوچھتے جا رہے تھے
جواباً میں نام نبی ﷺ لے رہا تھا

صراطِ قیامت پہ چلتے ہوئے بھی
مِرے لب پہ ذکر اُن کا بے ساختہ تھا

یہی پایا ہر بار کی حاضری پر
کہ ماحولِ شہرِ نبی ﷺ جاں فزا تھا

نگاہوں میں جب آیا روضہ نبی ﷺ کا
زباں پر مِری، وِردِ صَلِّ عَلیٰ تھا

درِ مصطفیٰ ﷺ کی نہ محمودؔ پوچھو
وہاں جو کرم تھا، طلب سے سوا تھا

کتاب نعت
کا ایک (13) ورق

مِرا دل مطمئن ہوتا ہے بس آقا ﷺ کی مدحت سے
یہی تو کام ہے ایسا کہ مَیں کرتا ہوں رغبت سے

نہ ہوتے آپ تو عرفانِ حق کیونکر ہمیں ملتا
خدا کو ہم نے پہچانا پیمبر ﷺ کی وساطت سے

یقیں کامل ہے جن مردوں کا، اور ایمان راسخ ہے
نبی ﷺ کے نام پر سر کو کٹاتے ہیں مسرّت سے

مدینے میں پہنچنا اور یہاں رہنا تو کیا کہنے
مگر دل بیٹھا جاتا ہے مِرا احساسِ رجعت سے

پیمبر ﷺ نے تو اس عادت کی اہمیّت جتائی تھی
خدا جانے، مسلمانوں کو کد کیوں ہے قناعت سے

نبی ﷺ نے آدمی کو اشرفُ المخلوق ٹھہرایا
فرشتے دیکھتے ہیں اس کو استعجاب و حیرت سے

لحد میں آئیں گے جب وہ بہ نفسِ اطہر و اقدس
قیامت تک نہ خوشبو آئے گی کیوں میری تُربت سے

پیامِ حاضری کی ٹھنڈکیں درکار ہیں مجھ کو
پگھلتا جا رہا ہے میرا دل فرقت کی حدّت سے

شفیعِ عاصیاں ﷺ امداد کو تشریف لائیں گے
ہوئی جب پوچھ گچھ جاری گنہگارانِ اُمّت سے

مجھے یاد آئیں گے جس وقت طیبہ کے گلی کوچے
مَیں کُود آؤں گا باہر حضرتِ رِضواں کی جنّت سے

کوئی محمودؔ اُس جا کا تصوّر کیسے کر پائے
ملا نورِ نبُوّت جس جگہ پر نورِ وحدت سے

کتاب نعت

کا ای 14 کے ورق

نبی ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں اِس میں پوری شدّت سے
دعا میری لِپٹ جاتی ہے یُوں بابِ اجابت سے

طلب سے پہلے آ جائے گی ہر شے اس کی جھولی میں
جو وابستہ رہے گا آدمی دامانِ رحمت سے

خدا نے کوئی اُن جیسا نہیں تخلیق فرمایا
کوئی صورت نہیں ملتی مِرے آقا ﷺ کی صورت سے

محبّت سرورِ عالم ﷺ سے فطرت کا تقاضا ہے
جو چاہے بھی تو لڑ سکتا نہیں ہے کوئی فطرت سے

حقائق ہیں یہ وہ، جن سے نہیں صَرفِ نظر ممکن
کہ حضرت ﷺ کو محبت رب سے ہے، اور رب کو حضرت ﷺ سے

مَیں بارہ سال سے اب جا کے رہتا ہوں مدینے میں
وہ دن بھی تھے کہ عکسِ روضہ کو تکتا تھا حسرت سے

رقم کرتا ہوں جس سے مَیں فقط مدحت پیمبر ﷺ کی
قلم ہاتھوں میں وہ آیا ہُوا ہے میرے، قسمت سے

اِسی سے ہو تعلّق کی ہمہ گیری کا اندازہ
دَنَا کے قصر میں ان ﷺ کو بلایا رب نے چاہت سے

کوئی ہوتا وہاں تو پھر وقائع کچھ رقم کرتا
ملاقات آپ ﷺ کی رب سے ہوئی قوسوں کی قربت سے

رکبَرِ سِن ہو گیا ہُوں مَیں، قویٰ ہیں مضمحل، پھر بھی
نہیں ممکن کہ تھک جاؤں کبھی آقا ﷺ کی مدحت سے

یہاں سے اُس جگہ محمودؔ جانا سخت مشکل ہے
دیارِ آقا و مولا ﷺ کہیں بہتر ہے جنّت سے

حقوقِ انسانیت کے پورے کرتے ہیں محبّت سے
جنھیں کچھ بھی تعلّق ہے مرے آقا ﷺ کی سُنّت سے

نہ کی ہے زجر و توبیخ، اپنا حُسنِ خلق دکھلایا
نبی ﷺ نے دین کی تبلیغ کی تو کی ہے حکمت سے

مدینہ دارِ ہجرت تھا، بنا دارالحکومت بھی
کہ بنیادِ ریاست پڑ گئی آقا ﷺ کی ہجرت سے

جسے فقرِ رسولِ پاک ﷺ کی عظمت نظر آئے
کہاں ممکن ہے، رغبت ہو اُسے دنیا کی دولت سے

غرور و ناز سے خالق نے اپنے آپ کو دیکھا
اُبھارا نقش جب سرکار ﷺ کا دستِ مشیّت سے

مجھے اپنے مقدّر پر نہ فخر و ناز کیونکر ہو
ملی ہے نعت کی خدمت کی عظمت مجھ کو قسمت سے

جو اہلِ بیتؓ آقاؐ تھے، صحابہؓ تھے جو حضرت ﷺ کے
انھوں نے عظمتیں پائیں مِرے آقا ﷺ کی قُربت سے

چچاؓ، ازواجؓ، امّاںؓ، پھُوپھیاں اور بیٹیاں ساری!
محبّت ہے مجھے سرکار ﷺ کی ایک ایک نسبت سے

صِغر سِن تھا تو جب بھی مدحتِ آقا ﷺ کا رسیا تھا
لگا ہوں نعت کے کارِ حَسَن میں ایک مُدّت سے

گزشتہ بارہ برسوں کا مِرا تو تجربہ یہ ہے
تھکاوٹ ہو نہیں سکتی مدینے کی مسافت سے

اگر محمودؔ کوئی چارۂ کار اور نہیں بنتا
نبی ﷺ کے ماسوا کی مدح کرتا ہوں کراہت سے

ہُوا ہُوں نعت گو سرکار ﷺ کی اپنی ضمانت پر
مجھے پہنچا دیا اِس کام نے توقیر کی چھت پر

اگر تعلیمِ سرکارِ دو عالم ﷺ ہو نگاہوں میں
پہنچ سکتا ہے ہر فردِ بشر حق کی حقیقت پر

بڑا کب ہے کوئی ثروت، وجاہت اور حکومت سے
نبی ﷺ نے انحصار عظمت کا فرمایا ہے محنت پر

رسائی اُس مقامِ عرش منزل تک نہیں مشکل
مدینہ ہے فَقَط چند التجاؤں کی مسافت پر

اُسے سرکار ﷺ کی چشمِ کرم نے ختم کر ڈالا
ہُوا جو بائیں کاندھے کے فرشتے کی شکایت پر

شفاعت یاب ہو جائیں آخر ہم سے مُذنِب بھی
اجارہ تو نہیں زُہّاد کا گلزارِ جنت پر

قلم کا کام ہی نعتِ رسولِ پاک ﷺ لکھنا ہے
تُلا رہتا ہے صبح و شام خامہ اُن کی مدحت پر

بُرائی بعد میں آتی ہے' یہ سرور ﷺ نے فرمایا
خدا نے ہر بشر پیدا کیا ہے نیک فطرت پر

فقط اِس میں مدیحِ سرورِ کونین ﷺ ملتی ہے
کیا ہے غور جب قرآن کی ایک ایک آیت پر

رُسُل جتنے بھی آئے ہیں مرے سرکار ﷺ سے پہلے
کیا مامور رب نے ان کو آقا ﷺ کی بشارت پر

غلامانِ غلامانِ نبی ﷺ کا نام لیوا ہوں
مجھے محمودؔ غرہ ہے تو اِس ادنیٰ سی نسبت پر

کتاب نعت

کا ایک ورق (17)

ہمارا کچھ نہ بگڑے گا فرشتوں کی شکایت پر
بھروسا ہے ہمیں جو نُصرتِ آقائے نعمت ﷺ پر

جو اِس کا نام لیوا ہے' وہ پاکیزہ صفت ہو گا
نبی ﷺ کا دین قائم ہے لطافت پر' نظافت پر

نبی ﷺ کا سامنا کرنے سے پہلے توبہ کر ڈالو
نگاہِ عفو ڈالیں گے ندامت پر' خجالت پر

بڑھی آتی تھی دوزخ آپ میری پیشوائی کو
مجھے چھوڑا گیا چشمِ عنایت کی ہدایت پر

خجالت' نکبت و اِدبار اپنا روزمرّہ ہے
خدارا اک نظر فرمایئے سرکار ﷺ! اُمّت پر

بڑائی کا تعلّق ہی نہیں، آقا ﷺ نے فرمایا
زبان و نسل کی خاصیّتوں پر اور رنگت پر

ہمیں معلوم ہے، یہ چند نعتوں کا قضیّہ ہے
ملیں گے قصر ہائے خُلد ہم کو تو رعایت پر

مجھے سرور ﷺ کی مدحت پر خدا نے یہ عطا کی ہے
کوئی سمجھوتا کر سکتا نہیں ہوں اپنی عزّت پر

چلا ہوں اب کے یارو، تیرھویں بار اُن کی خدمت میں
مجھے کیونکر نہ فخر و ناز ہو گا اپنی قسمت پر

مجھے آقا ﷺ سے اذنِ حاضری یوں ملتا رہتا ہے
اُتر آتا ہوں میں ہر بار منّت پر، سماجت پر

سکوں کے واسطے محمودؔ نعتِ پاک کہتا ہوں
ذرا محسوس کرتا ہوں جو بار اپنی طبیعت پر

کتاب نعت

کا ایک ورق (18)

کہاں پہنچا ہے، یہ تو دیکھ، احساسِ حقیقت کر
جو ممکن ہو تو اے زائرا! نہ تو طیبہ سے رجعت کر

جو چشمِ خالق و مالک میں آنے کی تمنا ہے
تو یادِ سرورِ ہر دو جہاں ﷺ میں تُو نہ غفلت کر

ترا دل چاہے جتنا چاہتا ہو، جالیاں چُومے
ادب کی راہ لے اِس باب میں تُو ضبطِ الفت کر

نقوشِ پائے سرکارِ دو عالم ﷺ رہنما کر لے
اور آگے بڑھ کے اقوامِ زمانہ کی قیادت کر

کوئی طوفاں مخالف حُرمتِ سرکار ﷺ کے اُٹھے
تو اُس کے آگے سدِّ راہ بننے کی جسارت کر

نبی ﷺ کی یاد میں دل کھول، آنکھیں میچ لے اپنی
کہ تکثیرِ بصیرت اور تقلیلِ بصارت کر

پیمبر ﷺ علم پھیلانے کو آئے تھے تو اے مُسلم!
فروغِ علم کی خاطر تو تغلیطِ جہالت کر

نبی ﷺ نے ایک محنت کش کے ہاتھوں کو جو چُوما تھا
تو ہر مومن کو یہ پیغام دینا تھا کہ محنت کر

اگر تجھ کو ذرا بھی شرم ہے اپنے پیمبر ﷺ کی
تو پھر اے فردِ ملّت! قوم کا احساسِ نکبت کر

ہے فرمانِ نبی ﷺ، مظلوم لوگوں کی زباں بن جا
جہاں میں بیکسوں، بے اختیاروں کی وکالت کر

مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں تُو اگر محمودؔ سچّا ہے
حصولِ قربِ خالق کے لیے بھی کچھ ریاضت کر

کتاب نعت

کا ایـ(19)ـک ورق

مسلماں ہے تو پھر اِس باب میں مَت حِیل و حُجّت کر
یہ ایماں کی علامت ہے، پیمبر ﷺ سے محبّت کر

زمانے میں اگر امن و سکینت کی تمنا ہے
تو تعلیماتِ محبوبِ خدا ﷺ کی تو اشاعت کر

چل اُس پر جو دکھائی راہ تجھ کو تیرے آقا ﷺ نے
نظامِ زندگی طاغوت کا ہو تو بغاوت کر

رسولِ پاک ﷺ نے ہر صاحبِ ثروت کو سمجھایا
جو بے ثروت ہیں، جو نادار ہیں، اُن کی اعانت کر

بہت سرور ﷺ نے اہمیّت بیاں فرمائی ہے اِس کی
تمنا ہے جو بخشش کی، زباں کی تُو حفاظت کر

رضائے مصطفیٰ ﷺ چاہے تو حق بندوں کے کر پورے
ذرا سا کام تُو لے عقل و دانش سے، فراست کر

پیمبر ﷺ نے سبق تجھ کو دیا ہے آدمیّت کا
خدا کا جو بھی بندہ سامنے ہو، اُس پہ شفقت کر

مسلماں بھائی کے دکھ درد میں شرکت ضروری ہے
یہی حکمِ پیمبر ﷺ ہے، پڑوسی کی عیادت کر

نبی ﷺ نے شکریے کی راہ تجھ کو یہ سُجھائی ہے
کرم خالق کے پاتا ہے تو پھر تحدیثِ نعمت کر

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ رب توبہ قبولے گا
جرائم پر تُو اپنے آپ کو وقفِ ندامت کر

نبی ﷺ محمودؐ اپنے اُمّتی کو حکم دیتے ہیں
جہاں تک ہو سکے، مظلوم بندوں کی حمایت کر

کتاب نعت

کا ایـ (20) ـک ورق

بدل ڈالیں گے آقا ﷺ اُس کی ہر زحمت کو راحت میں
اٹھیں گے حشر کو جس وقت عاصی کی حمایت میں

بقولِ حق، کلام اُن کا کلامِ کبریا ٹھہرا
اطاعت ہے خدا کی، میرے آقا ﷺ کی اطاعت میں

تلاوت میں مفاہیم و معانی پر توجّہ دو
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ ملتی ہے قرآں کی عبارت میں

غوامض ہیں احادیث نبی ﷺ میں علم و دانش کے
ہر اک فقرہ پیمبر ﷺ کا مُسلّم ہے ثقاہت میں

نبی ﷺ کا نام لیوا ہوں، نظر میں اُن کی رہتا ہوں
مری کشتی رواں مدّت سے ہے بحرِ مسرّت میں

اِجارہ قبلۂ اوّل پہ ہے آقا ﷺ کی اُمّت کا
نمازِ اَقصیٰ میں نبیوںؑ نے پڑھی اُن کی قیادت میں

توجّہ کام آئے گی حبیبِ خالقِ کُل ﷺ کی
ہر اک رنج و الم میں، ہر مصیبت، ہر صعوبت میں

چلا ہوں سُوئے طیبہ بار ہے سر پر گناہوں کا
گڑا جاتا ہوں مَیں فی الواقعہ خاکِ خجالت میں

مَیں یوں دیدِ حضورِ پاک ﷺ سے سرشار ہوتا ہوں
نبی ﷺ کی ہے زیارت، اُن کی چوکھٹ کی زیارت میں

درود آقا و مولا ﷺ پر جو بھیجا اوّل و آخر
نہ کوئی فاصلہ پایا دُعا میں اور اِجابت میں

خدا کا شکر ہے، آقا ﷺ کی مدحت کے حوالے سے
رہا ہے عمر بھر محمودؔ جذبوں کی حراست میں

کتابِ نعت

کا ای (21) کے ورق

عطا ہر چیز ہوتی ہے نبی ﷺ کے اِعتنا ہی سے
ہُوا عرفانِ خالق بھی پیمبر ﷺ کی گواہی سے

نبی ﷺ احسن تریں تخلیق ہے دستِ مشیّت کی
حسیں بڑھ کر کہاں دنیا میں محبوبِ الٰہی ﷺ سے

انھی کے واسطے بخشی گئی ہے ذکر کو رفعت
ہوئی تحویلِ قبلہ بھی پیمبر ﷺ کی رِضا ہی سے

ہم اپنے آپ کو سمجھیں گے متموّل ترین انساں
ہمیں ٹکڑا کہیں مل جائے جو اُن ﷺ کے گدا ہی سے

شبِ اِسرا میں جانے اور کیا کچھ آپ ﷺ نے پایا
ہوا تھا پیار ظاہر "اُدْنُ مِنّی" کی صدا ہی سے

مجھے لوری بھی میری والدہؒ دیتی تھیں نعتوں کی
سنے ہیں مدحتِ سرور ﷺ کے نغمے ابتدا ہی سے

مری درخواستیں ہر روز پہنچاتی ہے آقا ﷺ تک
مجھے بھی کام لینا آ گیا بادِ صبا ہی سے

مری قسمت میں ہے ہر سال تابانی مدینے کی
پیامِ جانفزا مجھ کو ملا شب کی سیاہی سے

دیا ہے عشق کا جذبہ بھی اُس آب و ہوا ہی نے
ملے گا حسن بھی طیبہ کی خاکِ خوشنما ہی سے

کرو توبہ گناہوں سے کہ سرور ﷺ لطف فرمائیں
عطائیں کیوں نہ ہوں گی معصیت پر عُذر خواہی سے

مہ و سال اس کے سب گزرے ہیں مدحِ سرورِ دیں ﷺ میں
رہا اعزاز یہ محمودؔ کو حاصل سدا ہی سے

کتاب نعت

کا ایک (22) ورق

بھکاری بنو اُن کی دولت سرا کے
جو سلطان ہیں جُود و بذل و سخا کے

مقام اُن کا اونچا' بلند اُن کی شانیں
مرے سائیں ﷺ محبوب ہیں کبریا کے

کسی اور نے مرتبہ یہ نہ پایا
وہ شاہد ہوئے رب کی خلوت سرا کے

گئے رب سے ملنے جو قصرِ دنا میں
مُڑے ہر گنہگار کو بخشوا کے

زمیں پر تو بجتا ہی ہے اُن کا ڈنکا
پھُریرے اُڑے عرش پر مصطفیٰ ﷺ کے

نبی ﷺ آ گئے ایک لمحے میں واپس
مقدّر مہ و مہر کے جگمگا کے

گئے انبیا و رُسُلؑ سب جہاں سے
پیمبر ﷺ کے آنے کی خبریں سُنا کے

رذائل جو اخلاق کے تھے، وہ میٹے
جنابِ پیمبر ﷺ نے دنیا میں آ کے

کوئی ہے سوائے نبی ﷺ کے، کہ جس نے
شدائد کو جھیلا ہو یُوں مسکرا کے

جہاں کے مکینوں نے، چشمِ فلک نے
بڑے مرتبے دیکھے اُن ﷺ کے گدا کے

مَیں محمودؔ اُن کا ہُوا نعت گُستر
جو شافع کیے رب نے روزِ جزا کے

کتاب نعت
کا ای (23) کے ورق

سر جو اَسْمَاءُ النَّبِی ﷺ سُن کر جھکایا عمر بھر
ماسوا کے آگے پھر کیسے یہ جھکتا عمر بھر

دست و لب مصروف نعتِ پاک میں دائم رہے
دل نبیؐ پاک ﷺ کی یادوں میں دھڑکا عمر بھر

گوہر آسا جس کی آنکھیں یادِ طیبہ میں نہ تھیں
ابرِ اکرام و عطا اُس پر نہ برسا عمر بھر

اُسوۂ سرکار ﷺ کی جس نے نہیں کی پیروی
فضلِ رب کی اُس پہ کیسے ہو گی برکھا عمر بھر

رحمتِ آقا و مولا ﷺ کی نہ جو رکھے اُمید
مالِ دنیا کا رہے گا اُس کو ہَوکا عمر بھر

بعدِ روزِ حشر تک بھی جو نہ ٹوٹے گا کبھی
اُن ﷺ سے اُلفت کا رکھوں گا ایسا ناتا عمر بھر

باغِ اکرامِ نبی ﷺ سے پاؤ گے پھل پھول کیا
جب لگایا ہی نہیں الفت کا پودا عمر بھر

راس پہ جب گھر کر لیا ہے اُلفتِ سرکار ﷺ نے
دل میں رکھا ہی نہیں دنیا کا کھٹکا عمر بھر

آج تک مجھ سے نہ کوئی نعت کا مصرع ہُوا
یوں تو نظم و نثر کی صُورت میں لکھا عمر بھر

مجھ پہ ہو جائے گا تدفینِ مدینہ کا کرم
ناصِر و یاوَر رہے ہیں میرے آقا ﷺ عمر بھر

آج تک محمودؔ آیا ہے نہ آئے گا کبھی
مدحتِ غیرِ نبی ﷺ کا خیال حاشا عمر بھر

کتاب نعت
کا ایک (24) ورق

کہا جو کچھ بھی مَیں نے، مدحِ آقا ﷺ میں کہا پیہم
رہی فضلِ خدا سے لب پہ سرور ﷺ کی ثنا پیہم

اُسے اللہ نے دونوں جہاں میں رفعتیں بخشیں
درِ سرکار ﷺ پر جو بھی خمیدہ سر رہا پیہم

کیا جو کام بھی، فرمائی جو بھی گفتگو اُس نے
مُقدّم رکھی خالق نے پیمبر ﷺ کی رِضا پیہم

وہی محبوبِ چشمِ خالق و مالک میں ٹھہرا ہے
رہا جو الفتِ محبوبِ رب ﷺ میں مبتلا پیہم

نہ کیوں روشن مثالِ شمعِ رخشندہ دکھائی دے
غبارِ راہِ طیبہ ہی سے جو چہرہ اَٹا پیہم

حبیبِ کبریا ﷺ ہم پر ہمیشہ لطف فرما ہوں
رہے اپنے رویّوں میں اگر صدق و صفا پیہم

عجب کُفّارِ مکّہ سے علاقہ تھا پیمبر ﷺ کا
اُدھر جوَر و جفا پیہم، اِدھر لطف و عطا پیہم

رسولِ پاک ﷺ کی مسجد میں کیسے بار پائیں گے
نمازِ عشق جو کرتے رہے اپنی قضا پیہم

فرشتے فرطِ استعجاب سے دیکھا کیے ہم کو
کرم کرتے رہے ہم مُذنبوں پر مصطفیٰ ﷺ پیہم

صلے کے واسطے مَیں نے تو کب مدحِ نبی ﷺ کی ہے
عطا فرماتے ہی رہتے ہیں لیکن وہ صلہ پیہم

نبی ﷺ کی نعت سُن سُن کر لبِ محمودِؔ احقر سے
فرشتوں کی زباں پر ہے صدائے مرحبا پیہم

کتاب نعت

کاایـ 25 ـکے ورق

خدا راضی ہے اور سرور ﷺ ہیں راضی، یہ حوالے ہیں
جو دیں گے حشر میں میری گواہی، یہ حوالے ہیں

خدا کو مانتا ہے تو، عبادت اُس کی کرتا ہے
بغیرِ سرورِ عالم ﷺ بھی کوئی یہ حوالے ہیں

صحابہؓ اور آلؓ مصطفیٰ ﷺ کا نام لیوا ہوں
بروزِ حشر لوگو! میرے ساتھی یہ حوالے ہیں

خدا کے یا نبی ﷺ کے در پہ جا کر مغفرت چاہو
قبولیّت جنھیں ملتی ہے جلدی، یہ حوالے ہیں

حقوق اللہ کے، آقا ﷺ کے اور بندوں کے پورے ہوں
فرشتے جانتے ہیں جن کو خوبی، یہ حوالے ہیں

خدا کی بات مانی، اپنے آقا ﷺ سے محبت کی
بنیں گے جو مرے عملوں کی سُرخی، یہ حوالے ہیں

درود آقا ﷺ پہ کم بھیجا، ثنائے مصطفیٰ ﷺ کم کی
ہوئی جن سے سرِ محشر خرابی، یہ حوالے ہیں

مسلماں بھائی ہے مُسلم کا، یہ آقا ﷺ نے فرمایا
محبت، اُنس اور راحت کے داعی یہ حوالے ہیں

اُخوّت سے رہیں سرور ﷺ کے بندے اور مت جھگڑیں
ہوئی تیّار جن سے رب کی رسّی، یہ حوالے ہیں

قلم میرا، زباں میری، مگن نعتوں میں رہتے تھے
رہا ہے جن سے روشن میرا ماضی، یہ حوالے ہیں

درودِ پاک اور محمود نعتِ سرورِ عالم ﷺ
سرِ میدانِ محشر میری پُونجی یہ حوالے ہیں

کتاب نعت
کا ایک (26) ورق

آقا ﷺ نے ہم کو ربِّ عُلا کا پتا دیا
کیا اب بھی یہ سوال ہے باقی کہ کیا دیا

سرور ﷺ نے اپنے دین کا ایسا دِیا دیا
باطل کا جس کو دیکھتے ہی جل بُجھا دِیا

بندوں کو حُسنِ خُلق کی دے کر ہدایتیں
سرکار ﷺ نے نجات کا رستا دکھا دیا

سب سے بڑا ہے یہ مرے آقا ﷺ کا معجزہ
غیرِ خدا کے خوف کو دل سے مٹا دیا

سرکار ﷺ نے ڈرا کے خدائے عظیم سے
خودِ احتسابیوں کا ہمیں آئنہ دیا

شعر و سخن کی اَبجَد و ہَوَّز کے ساتھ ہی
قسمت نے مجھ کو ان ﷺ کا ثنا خواں بنا دیا

تیور نبی ﷺ کے قُدسیوں نے دیکھ کر، مجھے
پروانہ رُستگاری کا فوراً تھما دیا

شہرِ نبیؐ پاک ﷺ کی خاکِ لطیف نے
نظروں سے میری، مالِ جہاں کو گرا دیا

اس کا شمار کیوں نہ کروں محسنین میں
جس شخص نے نبی ﷺ کا مجھے نقشِ پا دیا

سرکار ﷺ کے کرم کا ہو محمودؔ کیا بیاں
جتنی طلب رہی، مجھے اُس سے سوا دیا

محمودؔ فضلِ رب سے ہے یہ میری خاصیت
نامِ رسولِ پاک ﷺ سنا، سر جھکا دیا

کتاب نعت

کا ایـ 27 ـک ورق

نبی ﷺ کی نعت پر خالق نے جو ثواب دیا
مجھے شتاب دیا اور بے حساب دیا

لحد میں آئے فرشتے تو لاجواب ہوئے
درود پڑھ کے جو مَیں نے انھیں جواب دیا

خدا نے پہلا سبق رکھّا حُبِّ آقا ﷺ کا
ہمیں جو مدرسۂ عشق کا نصاب دیا

ملی ہے حیثیت عورت کو، وقر بے زر کو
نبیؐ پاک ﷺ نے یوں درسِ انقلاب دیا

مرے حضور ﷺ نے خالق سے لو لگانے کا
عجیب نسخۂ رادفاعِ اضطراب دیا

نبی ﷺ کو رب نے جو اِسرا کی رات بُلوایا
تو اُن کو روحِ امیںؑ جیسا ہم رکاب دیا

رسولِ پاک ﷺ سے کوئی بھی شے نہاں نہ رہی
خدا نے اپنا جو دیدار بے حجاب دیا

حضور ﷺ کا یہ کرم اہلِ دیں پہ کم تو نہیں
کہ نیک کاموں کی سوچوں پہ بھی ثواب دیا

جہاں کو معجزہ شقُ القمر کا دکھلا کر
نبی ﷺ نے موقعِ تسخیرِ ماہتاب دیا

اثر بُصیریؒ خوش بختؒ کی طرح سے ہُوا
کسی کو کچھ جو نبی ﷺ نے درونِ خواب دیا

جوابِ پُرسشِ روزِ حساب میں بھی رشیدؔ
دیا جو مَیں نے تو نعتوں کا ہی حساب دیا

کتاب نعت
کا ایـ (28) ـک ورق

ملے ہیں گرچہ بہت بال و پر فرشتوں کو
حضور ﷺ آئے نظر اوج پر فرشتوں کو

کوئی تو سِدرہ پہ اور کوئی عرش پر ٹھہرا
ملی نہ وصْل کی کوئی خبر فرشتوں کو

حضور ﷺ نے جو مدینے بلایا روّیا میں
میں یوں گیا کہ نہ آیا نظر فرشتوں کو

کہوں گا نعت تو نکلیں گے حشر میں آنسو
کرے گی موم مِری چشمِ تر فرشتوں کو

درود پڑھتا ہے خود بھی غفورؔ اور اس نے
لگا لیا ہے اِسی کام پر فرشتوں کو

جہاں سے پہنچا ہے طیبہ فَرسِ تخیّل کا
نظر نہ آئے گی وہ رہگزر فرشتوں کو

خدا نے اپنے پیمبر ﷺ کو مرتبے بخشے
دکھا کے اوجِ دنا پر بشر فرشتوں کو

جو آنکھ رکھتے ہیں، وہ سر خمیدہ دیکھتے ہیں
نبیؐ پاک ﷺ کی دہلیز پر فرشتوں کو

ملک حضور ﷺ کو سکھلائیں کچھ، تعجّب ہے
بڑھاؤ دوستو، مت اِس قدر فرشتوں کو

وہ دوڑ اٹھتے ہیں تعمیلِ حکم کی خاطر
جو کام دیں کوئی خیر البشر ﷺ فرشتوں کو

یہاں درود کا محمودؔ وِرد ہوتا ہے
تو کیوں نہ آتا نظر میرا گھر فرشتوں کو

کتاب نعت

کا ایک 29 ورق

شہرِ آقا ﷺ بھی حسیں اُس کے سبھی آثار بھی
یہ مقامِ امن بھی ہے، جائے اِستقرار بھی

جب خدا بھی ہے رحیم اور داد گر سرکار ﷺ بھی
ہر خطا پر، کم سے کم، آئے تو ہم کو عار بھی

تھے امین و صادق و حق گو حبیبِ کبریا ﷺ
مانتے تو اِن حقائق کو رہے کفّار بھی

تر زباں اُس کے نبی ﷺ کی شان میں بھی ہم رہیں
چاہیے اپنے لبوں پر رب سے استغفار بھی

حکم کی تعمیل بھی ہو دعویٔ الفت کے ساتھ
ہو اطاعت بھی نبی ﷺ کی، اور اُن سے پیار بھی

کالے گورے میں تفاوُت بھی کوئی رہنے نہ دی
ختم کر ڈالا نبی ﷺ نے نسل کا پندار بھی

کیوں پریشانی کا دن کہتے ہیں روزِ حشر کو
ہو گا جب اُس دن رسولِ پاک ﷺ کا دیدار بھی

نام لیوا بُوذرؓ و عُثمانؓ و بُوہرہؓ رہے
تھے اُنسؓ جیسے مرے آقا ﷺ کے خدمت گار بھی

قادرِ مُطلق کے محبوبِ حسیں ﷺ کا شہر ہے
سر بخم جس جا ہیں عصیاں کار بھی، اَبرار بھی

خیرِ اوراد و وظائف ہے درودِ پاک یوں
اِس میں ہیں مصروف قُدسی بھی تو خود غفّار بھی

تو دلی جذبوں کو کر محمودؔ نعتوں میں بیاں
دے جو رکھا ہے تجھے رب نے لبِ اظہار بھی

کتاب نعت

کاایـ 30 ـکے ورق

پائے گا طیبہ میں رحمت کا خزینہ دوستو
اب بھی گر رکھتا ہو کوئی چشمِ بینا دوستو

اُس کو کیا احساس، کتنی خُوبصورت ہے زمیں
جس نے دیکھا ہی نہیں مکّہ مدینہ دوستو

دل بھرے تو کس طرح سے، دیکھ کر ارضِ حجاز
سال میں ملتا ہے بس آدھا مہینا دوستو

جو پسندِ خاطرِ خلّاقِ ہر عالم ہُوا
اُلفتِ محبوبِ رب ﷺ کا ہے قرینہ دوستو

ہر تفوّقؔ، ساری رفعت شہرِ آقا ﷺ سے ملے
عرشِ اعظم کا اِسی کو پاؤ زینہ دوستو

جن میں پیتے ہیں تولاّئی مدینے کی کشید
ہیں نئے انداز کے وہ جام و مینا دوستو

رحمتیں ربِّ دو عالم کی اُسی میں بس گئیں
اُنسِ آقا ﷺ سے جو ہے معمور سینہ دوستو

اسمِ اعظم اپنے آقا ﷺ کا کرو وردِ زباں
ڈوب سکتا ہی نہیں ہے پھر سفینہ دوستو

طیبہ جانا زندگی ہے اور رجعت موت ہے
یوں لگا رہتا ہے اپنا مرنا جینا دوستو

اس سے چشمِ رحمت و رافت نبی ﷺ نے پھیر لی
حق کسی انسان کا جس نے بھی چھینا دوستو

یاد ہے شہرِ نبیؐ پاک ﷺ میں محمودؔ کو
وہ کھجوریں کھانا اور زمزم کا پینا دوستو

کتاب نعت

کا ایک (31) کے ورق

جہاں میں صاحبِ اعزاز و جاہ قاسم ﷺ ہیں
خدا ہے معطی، رسالت پناہ ﷺ قاسم ہیں

وہ جانتے ہیں ہماری ضرورتیں ساری
ہر ایک اُمّتی کے خیر خواہ قاسم ﷺ ہیں

نہ ہم حضور ﷺ کے ہاتھوں کی سمت کیوں دیکھیں
غنا و ثروت و دولت کی راہ قسم ﷺ ہیں

ہوئی جو رویتِ باری اُنھیں شبِ اسرا
تو چشم دید خدا کے گواہ قاسم ﷺ ہیں

عطا کیا ہے پیمبر ﷺ کو نور وہ حق نے
برائے کوکب و خورشید و ماہ قاسم ہیں

خدا نے اپنے خزائن دیئے ہیں سرور ﷺ کو
وہ پادشاہوں کے بھی پادشاہ قاسم ہیں

نہیں گوارا اُنھیں میرا غم زدہ ہونا
گناہ گار ہُوں مَیں، عُذر خواہ قاسم ﷺ ہیں

نبی ﷺ کے دم سے نبوت عطا ہوئی سب کو
کہ سارے مرسلوںؑ کے سربراہ قاسم ﷺ ہیں

یہاں بھی اور قیامت کی حشر گاہ میں بھی
معین و ناصر و غفراں پناہ قاسم ﷺ ہیں

کہاں فرشتو! جہنم کو لے چلے ہو مجھے
یہ جانتے نہیں، رحمت پناہ قاسم ﷺ ہیں

اُلوہیت کا یہ سارا نظام ہے محمودؔ
اللہ مُعطِیْ، حبیبِ الٰہ ﷺ قَاسِمْ ہیں

کتاب نعت
کا ایک (32) کے ورق

آقا ﷺ کے ماسوا تو کوئی بھی نہیں شفیع
وہ اوّلیں شفیع ہیں، وہ آخریں شفیع

آقا حضور ﷺ صِرف نہیں ہیں یہیں شفیع
آگے بھی ہوں گے رحمتِ للعالمیں ﷺ شفیع

شاہدؐ، بشیرؐ، حاشرؐ و صادِقؐ، امیںؐ، شفیع
سرکار ﷺ سا بھی پایا کسی نے کہیں شفیع

پیدا ہوئے حضور ﷺ تو اُمّت کا تھا خیال
معراج میں بھی تھے سرِ عرشِ بریں شفیع

مومن ہو تم تو تم پہ خدا بھی رحیم ہے
آقا ﷺ بھی ہیں تمھارے لیے بالیقیں شفیع

پائے گی عافیت بھی، سکینت بھی، لطف بھی
مانے گی جب حضور ﷺ کو جانِ حزیں شفیع

دنیا میں جب کہیں بھی ضرورت پڑی ہمیں
سب نسبتیں حضور ﷺ کی بھی ہو گئیں شفیع

کچھ اس کو حشر کا، نہ یہاں کا خطر رہا
جس شخص کے بھی ہو گئے طیبہ مکیں ﷺ شفیع

دنیا بھی، آخرت بھی ہماری ہے اس لیے
ناصر نبی ﷺ کہیں ہیں ہمارے، کہیں شفیع

موقوف فتحِ بابِ ارم اس کرم پہ ہے
فرمائیں حکم حشر کے دن شہ نشیں شفیع ﷺ

اَش اَش کریں گے قسمتِ محمودؔ پر مَلَک
لے جائیں گے اسے جو بہشتِ بریں شفیع ﷺ

کتاب نعت

کا ایک ورق 33

بھیک انوارِ نبی ﷺ سے پائی مہر و ماہ نے
عظمتیں کیسی عطا کی ہیں اُنھیں اللہ نے

دائرہ پھیلا دیا ہر بے نوا تک لطف کا
صاحبِ اعزاز و فخر و احتشام و جاہ ﷺ نے

کر دیا ہر فردِ اُمّت کو حقیقت آشنا
حق نگر نے، حق شناس آقا ﷺ نے، حق آگاہ نے

قصرِ "اَوْ اَدْنیٰ" میں قُربِ حق کی پا کر منزلیں
کیسے نظّارے کیے قوسین کے نوشاہ ﷺ نے

رحمتِ خالق سے وہ نومید ہو سکتے نہیں
افتخار و وقر پایا بندگانِ شاہ ﷺ نے

معرفت آقا ﷺ کی ہے عرفانِ خالق کی دلیل
عرش کا رستہ دکھایا مصطفیٰ ﷺ کی راہ نے

میری دنیا بن گئی، عُقبیٰ مری اچھی ہوئی
جب کیا ہے التفات آقا رسُولُ اللہ ﷺ نے

کوئی لوٹا ہی نہیں خالی کبھی دربار سے
بھیک پا لی اُنؐ کے در سے ہر گدا و شاہ نے

"واہ وا" میرے مقدّر پر فرشتوں تک نے کی
جب رسائی پائی دربارِ نبی ﷺ میں آہ نے

مانگنا سرکار ﷺ سے تھا تو نہ تھوڑا مانگتے
کیا دِیا دھوکا ہمیں اِس دامنِ کوتاہ نے

سورۂ نجم اُس کی کیا محمودؔ خود شاہد نہیں
قُربِ حق حاصل کیا جو ابطحی نوشاہ ﷺ نے

دے چکا ہے ان کو ایسا ربِّ اکبر اقتدار
باج دیتا ہے نبیؐ پاک ﷺ کو ہر اقتدار

جس کو جس اقلیم کی چاہیں، حکومت بخش دیں
بانٹتے ہیں اِس طرح ہاتھوں سے سرور ﷺ اقتدار

حاکمیت اُس کی، کوئی چھین سکتا ہی نہیں
جس کو دے دیں آقا و مولا ﷺ کے تیور اقتدار

مل گیا مدّاحِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ کو
بے سرو سامانیٔ دنیا میں مضمر اقتدار

جو ہوئے بالفعل قصرِ لامکاں کے میہماں
ہو نہیں سکتا کسی کا، ان سے بڑھ کر اقتدار

روشنیٔ خاکِ شہرِ سرور و سرکار ﷺ کا
مانتے ہیں ماہ و نجم و مہرِ انور اقتدار

دنیا و عقبیٰ کی ہر اک چیز ہے زیرِ نگیں
میرے آقا ﷺ کا ہے ہر اک بحر و بر پر اقتدار

اس کے زیرِ پا نظر آتی ہے اقلیمِ سخن
ایسا پا لیتا ہے آقا ﷺ کا ثناگر اقتدار

قادرِ مُطلق نے، مختارِ جہاں اللہ نے
دے دیا محبوب ﷺ کو ہر شے پہ یکسر اقتدار

حکمراں اس پر ہے جب فقرِ حبیبِ کبریا ﷺ
میرے دل پر پائیں کیا سیم و جواہر اقتدار

ہے گدائی بس مجھے محمودؔ شہرِ نور کی
چاہتا کب ہے زمانے پر یہ احقر اقتدار

کتاب نعت
کا ایک 35 کے ورق

گرفتِ حسِ بصر میں ہے چشمِ تر کا جمال
جمال رب کا ہُوا سیّدُ البشر ﷺ کا جمال

جو دیکھ آیا ہُوں مَیں سرزمینِ کُوئے نبی ﷺ
جچے نظر میں تو کیونکر زر و گہر کا جمال

سفر سقر ہے، اگر ہو نہ شہرِ آقا ﷺ کا
اُدھر چلو تو نظر آئے گا سفر کا جمال

حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں ﷺ میں پایا ہے
ہو حُسنِ عَفوِ معاصی کہ درگزر کا جمال

مرے چہار طرف روشنی کا ہالہ تھا
نبی ﷺ کے شہر میں دیکھا جونہی سحر کا جمال

پیا ہے مکّہ و طیبہ میں آبِ زمزم خوب
نظر میں گھر کرے کیوں چشمۂ خضر کا جمال

عزیز دوستو! ذرّات ہیں وہ طابہ کے
نہ جن کی تاب کبھی لا سکا قمر کا جمال

مری نگاہوں میں چاہو تو دیکھ لو یارو
نبیؐ پاک ﷺ کے انوارِ پُر اثر کا جمال

جمال و حسنِ زمانہ میں منفرد دیکھا
درِ حضور ﷺ کے آگے جھکی نظر کا جمال

زر و جواہر و مال و منال کیا شے ہے
جما ہے جبکہ نگاہوں میں سنگِ در کا جمال

خدا کے فضل سے محمودؔ کا تخلّص ہے
نبی ﷺ کی یاد میں لرزیدہ اشکِ تر کا جمال

کتاب نعت

کا ای (36) کے ورق

ہر اک دُکھ کا ہے جو درماں درودِ پاک آقا ﷺ پر
مرے ہونٹوں پہ ہے ہاں ہاں، درودِ پاک آقا ﷺ پر

نہ فرمانِ خدا مانیں تو ہم کیسے مسلماں ہیں
کہ ہے اللہ کا فرماں "درودِ پاک آقا ﷺ پر"

کرے گا حکم کی تعمیل بھی، تقلیدِ خالق بھی
جو بھیجے گا کوئی انساں۔ درودِ پاک آقا ﷺ پر

اسی سے معرفت ربِّ جہاں کی پائے گا کوئی
ضروری ہے پئے عرفاں درودِ پاک آقا ﷺ پر

مرے اس کام سے مجھ پر نہ کیوں خوش ہو گیا ہو گا
کہ جب پڑھتا ہے خود رحماں درودِ پاک آقا ﷺ پر

مسلمانو! نہ کمزوری دکھانا، بھیجتے رہنا
بہر لحظہ، بہر عنواں درودِ پاک آقا ﷺ پر

مَیں بہجت کے جلَو میں جاؤں گا رقصندہ جنّت کو
پڑھائے گا اگر رضواں درودِ پاک آقا ﷺ پر

ہنسی سے کِھل گئیں، خوشبو کو پھیلایا زمانے میں
جُونہی پڑھنے لگیں کلیاں درودِ پاک آقا ﷺ پر

سفر جب بھی کِیا، طیبہ کی جانب ہی کِیا میں نے
ہے اِس کے واسطے ساماں درودِ پاک آقا ﷺ پر

عمل احکامِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر ضروری ہے
کہ ہو تو شان کے شایاں درودِ پاک آقا ﷺ پر

خدا محمودؔ شاہد ہے تو واقف ہیں اُحبّا بھی
مِرا ایماں، مِرا ایقاں درودِ پاک آقا ﷺ پر

رہا جو شخص دنیا میں درودِ پاک کا عامل
نگاہِ رحمتِ خلّاقِ عالم کے ہُوا قابل

شبِ اِسرا خدا کے فضل سے سرور ﷺ نے سر کر لی
"فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ" کے ربطِ خاص کی منزل

تصوّر میں شبِ معراج کی کچھ ایسی صورت ہے
کسی کے آپ ﷺ تھے شیدا، کوئی تھا آپ پر مائل

جو پہنچے حق کی منزل پر تو ہم آقا ﷺ کی نُصرت سے
اگرچہ مشکلیں دَسیوں رہیں اِس راہ میں حائل

حبیبِ ربِّ عالم ﷺ نے بھی کی اُس کی پذیرائی
جو مقبول خدا ٹھہری درودِ پاک کی محفل

تفاخُر کا سبب ہے اُس گلی میں مانگتے پھرنا
مقدر کی بلندی ہو تو طَیبہ کا بنوں سائل

ملے گی حیثیت اُس کو، نہ دنیا میں، نہ عُقبٰی میں
رہا جو فرد بھی آقا ﷺ کے فرمودات سے غافل

عطا ہو سربلندی، مجھ پہ سرور ﷺ لطف فرمائیں
صفِ خُدّامِ در میں مجھ کو فرمائیں اگر شامل

رہِ عرفانِ حق کی منزلیں مارے گا وہ بندہ
درودِ پاک کو سمجھے گا جو بھی مُرشدِ کامل

پیمبر ﷺ آئے تو کافور ظلمت کو تو ہونا تھا
جہاں پہنچا ہے حق، اُس جا نہیں ٹھہرا کبھی باطل

مرے محمودؔ کیوں نارِ جہنم سے روابط ہوں
سرھانے اُن ﷺ کے، جب میں باغِ جنت میں ہُوا داخل

کتاب نعت

کا ایک (38) کے ورق

اے حبیبِ خدا ﷺ! سلام و درود
زینتِ دوسرا ﷺ! سلام و درود

نعت ہے میری روح کی آواز
میرے دل کی صدا سلام و درود

جب پڑھا آدھی رات کو اُٹھ کر
دے گیا ہے مزا سلام و درود

میرا امداد گر، مرا ناصر
میرا عُقدہ کشا سلام و درود

ملنے والی تھی مجھ کو سخت سزا
نکلا لب سے بجا سلام و درود

پوچھ کچھ حشر میں ہو کیا مجھ سے
ہے مرا آشنا سلام و درود

ابرِ اَلطاف تجھ پہ برسے گا
اُن ﷺ پہ تُو پڑھ ذرا سلام و درود

پُرکُشا جب کرم ہُوا ان ﷺ کا
لب پہ جاری ہُوا سلام و درود

اِس جہاں میں بھی، اُس جہاں میں بھی
ہے مرا آسرا سلام و درود

میں نے فضلِ خدا کو دی آواز
پڑھ کے صبح و مسا سلام و درود

کون محمودؔ اس کو بھُولے گا
ہے کرم آشنا سلام و درود

کتاب نعت
کا ایک (39) ورق

کر رہا ہے بہ اِنکسار سلام
اپنے آقا ﷺ کو خاکسار سلام

اے حبیبِ خُدا، شہِ عالم ﷺ
صاحبِ عزّ و اقتدار ﷺ! سلام

رحمتِ عالمین آپ ہوئے
کائناتوں کے تاجدار ﷺ! سلام

ان کی رفعت کا کیا ہو اندازہ
بھیجے جب اُن کو کردگار سلام

اہلِ ایماں درود پڑھتے ہیں
یا پھر اُن کا ہوا شعار سلام

مکّہ ہے آپ ﷺ کی جنم بھومی
اے مدینہ کے تاجدار ﷺ! سلام

رب نے چاہا تو حشر کو ہو گا
باعثِ عزّت و وقار سلام

پائے گا تُو قرار کی دولت
پیش کر قلبِ بے قرار سلام

میرے سر، میری چشم کا لے لے
شہرِ سرکار ﷺ کا غبار سلام

ہو جو ممکن تو مَیں کروں اُن کو
ایک اِک سانس میں ہزار سلام

سرزمینِ حجاز کو محمودؔ
کرتی ہے چشمِ اعتبار سلام

خلّاقِ کائنات کے محرم ﷺ کو ہو سلام
لوگو! رسولِ پاک و معظّم ﷺ کو ہو سلام

انسان ہو تو اپنے شرف کے خیال سے
انسانیت کے محسنِ اعظم ﷺ کو ہو سلام

وہ جو نہ ہوتے، کچھ بھی نہ ہوتا جہان میں
سب کا سببِ خلقتِ آدم ﷺ کو ہو سلام

یہ باغ و راغ، غنچہ و گُل جن کے دم سے ہیں
اِعزاز و وقرِ گلشنِ عالم کو ہو سلام

اللہ کو جو زمزمۂ حمد پیش ہو
اللہ کے حبیبِ مکرّم ﷺ کو ہو سلام

ہو جائے جو سلام ہمارا کبھی قبول
کیونکر ملائکہ کا نہ پھر ہم کو ہو سلام

جو اُمّتِ رسولِ حقیقی ﷺ میں آئیں گے
میری طرف سے عیسیٰؑ مریم کو ہو سلام

تعریف ہو لبوں کی، جو نعتِ نبی ﷺ پڑھیں
یادِ نبی ﷺ میں دیدۂ پُرنم کو ہو سلام

ہوتا ہے جس کو دوریٔ طیبہ کا غم فقط
میری طرف سے اُس دلِ پُرغم کو ہو سلام

بنیاد جس کی صرف محبّت نبی ﷺ کی ہو
لوگوں کے اُس تعلّق باہم کو ہو سلام

محمودؔ چاہتے ہو اگر رستگاریاں
ہر وقت وجہِ ہستیٔ عالم ﷺ کو ہو سلام

کتابِ نعت

کا ایک (41) ورق

دل مرا بھیگ گیا میری نظر سے پہلے
نعت جب مَیں نے کہی وقتِ سحر سے پہلے

رب نے آدمؑ سے بھی پہلے اُنھیں تخلیق کیا
کوئی بھی چیز نہ تھی خیرِ بشر ﷺ سے پہلے

قصد تو شہرِ پیمبر ﷺ ہی کا مَیں کرتا ہوں
مکّہ جاتا ہوں مگر طیبہ نگر سے پہلے

سر جھکا لیتا ہُوں مَیں، دیکھ کے گنبد ان کا
کام لیتا ہوں مگر دیدۂ تر سے پہلے

پیش ہوتی ہے گزارش کہ پذیرائی ہو
پیشِ محبوبِ خدا ﷺ عرضِ ہُنر سے پہلے

حشر میں جتنے گُنہگار ہیں، سب دیکھیں گے
التفات اُن ﷺ کا جو ہو گا تو کدھر سے پہلے

ہے اَشد لازمی تبلیغ درودِ سرور ﷺ
لیکن آغاز کرو، دوستو! گھر سے پہلے

مجھ کو فرمائیں گے جنّت میں پیمبر ﷺ داخل
نارِ دوزخ کے کسی خوف و خطر سے پہلے

............ق............

فوقیت اِس کی، عقیدت میں ہوئی ہے قائم
آنکھ جھکتی ہے درِ پاک پہ، سر سے پہلے

پر رسائی ہے نگاہوں سے بھی پہلے دل کی
یہ پہنچتا ہے سرِ قُبّہ نظر سے پہلے

کچھ بھی بختیٔ محمودؔ کی دیکھو صورت
ہے حضوری کی خبر عزمِ سفر سے پہلے

ملا معصومیت کو رنگ روغن، وہ تو یہ کہیے
نبیؐ پاک ﷺ کا یاد آیا بچپن، وہ تو یہ کہیے

ہمارا امتحانِ قبر سے بچنا تھا ناممکن
بنا شہرِ پیمبر ﷺ اپنا مدفن، وہ تو یہ کہیے

بُکا و آہ کب عرشِ الٰہی تک پہنچتی تھی
رسا طیبہ ہُوا یہ طرزِ شیون، وہ تو یہ کہیے

بہارِ باغِ انساں ایک افسانے کی صورت تھی
دیا رب نے نبی ﷺ کو نظمِ گلشن، وہ تو یہ کہیے

اُبلنا تھا ہمارے سر کو محشر کی تمازت سے
رسولِ پاک ﷺ کا ہاتھ آیا دامن، وہ تو یہ کہیے

ہمیں عصیاں نے پابندِ سلاسل کر کے رکھا تھا
گلی اِک نام سے زنجیرِ آہن، وہ تو یہ کہیے

وگرنہ ہم نہ ظلماتِ ضلالت سے نکل سکتے
نبی ﷺ کے نور سے اندر تھا روشن، وہ تو یہ کہیے

چلے تھے جن اندھیروں سے، اُنھی میں واپسی ہوتی
تھے ذرّاتِ مدینہ نُور افگن، وہ تو یہ کہیے

نہ سِلتا چاکِ ملبوسِ عمل میرا قیامت تک
مِرے ہاتھوں میں تھی نعتوں کی سوزن، وہ تو یہ کہیے

بہت اِس پر غم و اندوہ نے لشکر کشی کی تھی
مِرا دل یادِ آقا ﷺ کا تھا مسکن، وہ تو یہ کہیے

کوئی ہر روز جاتا کس طرح محمودؔ طیبہ کو
اُڑا میرے تخیّل کا یہ توسن، وہ تو یہ کہیے

کتاب نعت

کا ایک (43) ورق

دِیا سرکار ﷺ نے دنیا کو نورِ آشتی آ کر
مٹائی دشمنی کی آپ ﷺ ہی نے تیرگی آ کر

نبوت کی ضرورت ہی نہ محشر تک رہی باقی
مِرے آقا ﷺ نے کی اِس طرح سے پیغمبری آ کر

مُسلّط تھی یہاں ناآگہی کی تیرگی پہلے
عطا فرمایا آقا ﷺ نے کمالِ آگہی آ کر

مسلماں بھائی بھائی ہیں، خدا معبود ہے ان کا
بتائی بات دنیا کو نبی ﷺ نے اک یہی آ کر

خدائی کو جھکایا ہے خدا کے در پہ سرور ﷺ نے
سکھایا آپ نے بندوں کو طرزِ بندگی آ کر

تلاشیں باغِ رضواں کی سبھی رنگینیاں تجھ کو
اگر طیبہ میں دے دل کے عُمق سے حاضری آ کر

پکارے تو اگر اُن کو شدائد میں، مصائب میں
مدد فرمائیں گے تیری رسولِ ہاشمی ﷺ آ کر

جو ہیں اہلِ نظر دنیا کے، وہ مانے کہ آقا ﷺ نے
جہاں کو علم و دانش کی عطا کی روشنی آ کر

جہاں کے مُحسنِ اعظم مرے سرکارِ والا ﷺ نے
دیا دنیا کو دستورِ تمدّن واقعی آ کر

مدینے میں ادب، اپنائیت، چاہت، محبّت ہے
یہاں فرزانگی بنتی ہے ہر دیوانگی آ کر

نبی ﷺ کے در پہ تُو محمودؔ کیا، اور تیرا سر کیا ہے
جُھکی طیبہ کی گلیوں میں کُلاہِ قیصری آ کر

روشنی بخشی پیمبر ﷺ نے سحر کو آ کر
اور پہنائیاں دیں فکر و نظر کو آ کر

انبیاءؑ آئے بہت پہلے بھی، پر آقا ﷺ نے
کیا ثمر بار کیا دیں کے شجر کو آ کر

میرے سرور ﷺ نے کیا ایک سب انسانوں کو
بخشیں ہمواریاں ہر زیر و زبر کو آ کر

مرتبہ دانش و حکمت کو نبی ﷺ نے بخشا
حیثیت آپ ﷺ نے دی علم و ہُنر کو آ کر

پہلے تھا گلشنِ ہستی پہ گمانِ صحرا
خوشبوئیں آپؐ نے بخشیں گُلِ تر کو آ کر

ہے اثر اُن کی محبت کا مِری آنکھوں پر
جو نکالے گا سمندر سے گہر کو آ کر

پہلے تو اس میں گڑھے گھاٹیاں تھیں، ظلمت تھی
نور بخشا ہے پیمبر ﷺ نے قمر کو آ کر

سوچے انسان تو ممنون رہے محشر تک
کیا مقام آپ ﷺ نے بخشا ہے بشر کو آ کر

ہر بلندی ترے قدموں میں نظر آئے گی
پیشِ قُبّہ جو جھکائے گا تُو سر کو آ کر

وائے قسمت کہ ہُوا شہرِ نبی ﷺ سے واپس
کیا لیا مسکنِ سرکار ﷺ سے گھر کو آ کر

میری کُٹیا کا بھی محمودؔ نصیب جاگے
دیں شرف مجھ کو پیمبر ﷺ جو اِدھر کو آ کر

کتاب نعت
کا ایک (45) ورق

پیمبر ﷺ کی چشمِ کرم کا اثر ہے
جو شہرِ نبی ﷺ میرے پیشِ نظر ہے

جو تخلیقِ اوّل ہے ربِّ جہاں کی
اسی نورِ حق سے نمودِ سحر ہے

یہی بات سمجھائی "مَا یَنْطِقُ" نے
ہر اک بات سرکار ﷺ کی معتبر ہے

پیمبر ﷺ کا جلوہ زمانے میں ہر سُو
نگاہوں میں آئے نہ آئے، مگر ہے

درودِ مبارک بروئے پیمبر ﷺ
وظیفہ یہی میرا شام و سحر ہے

نبی ﷺ جب حبیبِ خدائے جہاں ہیں
تو زیرِ نگیں اُن کے، ہر خشک و تر ہے

ہُوا وہ خدا کی توجّہ کے قابل
کسی دل میں الفت نبی ﷺ کی اگر ہے

تو ہے نعتِ سرکارِ ہر دو جہاں ﷺ کا
سرِ فکر و فن پر اگر تاجِ زر ہے

پیمبر ﷺ کی انگشت کا ہے اشارہ
کہ جو باعثِ روشنئ قمر ہے

خلاصہ یہی تو ہے تفہیمِ دیں کا
نبوت پیمبر ﷺ کی وحدت اثر ہے

مَیں محمودؔ کیا عرض ان کو گزاروں
نبی ﷺ کو مری حاجتوں کی خبر ہے

کتاب نعت
کا ایک 46 ورق

حسنِ حضور ﷺ آئینۂ حسنِ ذات ہے
جس سے کہ مستنیر سبھی کائنات ہے

سو بات کی کہوں تو یہی ایک بات ہے
طیبہ میں موت آئے تو عینِ حیات ہے

چشمِ کرم خدائے جہاں کی ہے اُس طرف
آقائے دو جہاں ﷺ کا جدھر التفات ہے

نور و ظہورِ مہر و مہ و نجم و کہکشاں
حسنِ حبیبِ ہر دو جہاں ﷺ کی زکات ہے

ماضی ہمارا ان کے کرم سے ہے تابناک
روشن انھی کے دم سے رخِ ممکنات ہے

اسرا، بُراق، عرشِ بریں، قصرِ لامکاں
رب اور مصطفیٰ ﷺ کی ملاقات رات ہے

جو حُرمتِ نبی ﷺ کے تحفُّظ میں ہو نصیب
قرباں حیات جس پہ ہو، یہ وہ ممات ہے

"مَا یَنْطِقُ" کی بات سے یہ بھید وا ہوا
جو بات ہے نبی ﷺ کی، وہی حق کی بات ہے

باہر نہیں ہے ان کی حکومت سے کوئی شے
سرکار ﷺ ہی کے زیرِ نگیں کائنات ہے

تعمیلِ حکمِ مالکِ ہر کائنات میں
محبوبِ کبریا ﷺ پہ سلام و صلوٰۃ ہے

جو راز معرفت کا ہے، وہ ہم پہ کُھل گیا
محمودؔ اُن کی نعت ہی وجہِ نجات ہے

کتاب نعت

کا ایک (47) کے ورق

نبی ﷺ کے شہر کو مَیں صورتِ مکّہ سمجھتا ہوں
یہی تو خوش نصیبی ہے کہ مَیں ایسا سمجھتا ہوں

خسارے کا کبھی سودا نہیں میں نے کیا یارو
نبی ﷺ کے ماسوا کی مدح کو گھاٹا سمجھتا ہوں

مجھے سیم و زرِ دنیا سے کیا مرعوب کرتے ہو
مَیں خاکِ راہِ شہرِ نور کو سونا سمجھتا ہوں

نبی ﷺ کے قُبّۂ اقدس کی سبزی دل کو بھاتی ہے
اور اس کے آگے سب رنگوں کو مَیں پھیکا سمجھتا ہوں

صداقت، عظمتِ سرکار ﷺ کو تسلیم کرنا ہے
مَیں اُس کی مدح کرتا ہوں جسے سچّا سمجھتا ہوں

اویس پاک رضی کے جذبے پہ میرے جان و دل قرباں
جنونِ عشقِ آقا ﷺ میں انھیں تنہا سمجھتا ہوں

دکھائی دیتا ہے مجھ کو جو سرور ﷺ کا تولّائی
وہ بے گانہ ہو بے شک، مَیں اسے اپنا سمجھتا ہوں

میں پڑھتا ہوں جو جلوت میں بھی نعتِ سرورِ عالم ﷺ
تو اپنے آپ کو ایسے میں بھی تنہا سمجھتا ہوں

وہاں سے بھی مجھے اپنائیت کی باس آتی ہے
محبِّ مصطفیٰ ﷺ کے قلب کو طیبہ سمجھتا ہوں

مرے آقا ﷺ نے محنت کش کے ہاتھوں کو جو چوما تھا
جو محنت کش ہیں، بے زر ہیں، انھیں اچّھا سمجھتا ہوں

جونہی محروم ہوتا ہوں کھجوروں اور زمزم سے
تو مَیں محمودؔ خود کو بھوکا اور پیاسا سمجھتا ہوں

کتاب نعت

کاای 48 کے ورق

جو ہے آقائے جہاں ﷺ کے تذکرے میں روشنی
ہے اسی کے نور سے ہر سلسلے میں روشنی

اُسوۂ آقا و مولا ﷺ سے نظر ہٹتی نہیں
سامنے رہتی ہے سوتے جاگتے میں روشنی

دیکھنے والی نظر رکھتا ہو جو، وہ دیکھ لے
مدحتِ سرور ﷺ کے ہر اک زاویے میں روشنی

جب سے انگشتِ نبی ﷺ نے چاند کو چمکا دیا
آ گئی اُس دن سے اس کی ضابطے میں روشنی

راستے شہرِ نبی ﷺ کی سمت جاتے ہیں بہت
ہے رسائی کی طلب خود راستے میں روشنی

کیا کتابِ عشقِ سرکارِ جہاں ﷺ پُرنور ہے
متن میں ہے روشنی تو حاشیے میں روشنی

صدق سے ہر گوشۂ عالم منوّر ہو گیا
پائی دنیا نے پیمبر ﷺ کے کہے میں روشنی

مدحِ سرور ﷺ کے نتیجے میں ہُوا دل نُور زا
میرے آقا ﷺ نے عطا کی ہے صلے میں روشنی

خامہ جب مدحِ نبی ﷺ میں سر خمیدہ ہو گیا
پائی میں نے اپنے ہی لکّھے ہوئے میں روشنی

غازی علم الدینؒ ایسے اہلِ دل پھیلا گئے
مصطفیٰ ﷺ کے عشق کی ہر مرحلے میں روشنی

قصرِ ”اَوْ اَدْنیٰ“ میں جب محمودؐ پہنچے مصطفیٰ ﷺ
گویا دیکھی آپ نے اک آئنے میں روشنی

کتاب نعت
کا ایک (49) ورق

ہاتھ میں دامانِ رحمت ہے بہ ایماءِ خدا
اِس طرح قسمت میں جنّت ہے بہ ایماءِ خدا

طاعتِ خلّاقِ ہر دو کون، بے شک و گماں
میرے آقا ﷺ کی اطاعت ہے بہ ایماءِ خدا

حضرتِ محبوبِ خلّاقِ جہاں ﷺ کا نامِ پاک
شمسِ افلاکِ نُبُوّت ہے بہ ایماءِ خدا

بعدِ ختمُ الانبیاء ﷺ کوئی نہ آئے گا نبی
آخری اُن کی رسالت ہے بہ ایماءِ خدا

اہلِ ایماں کے لیے، اہلِ محبت کے لیے
اُن کی رحمت، اُن کی رافت ہے بہ ایماءِ خدا

ہیں جہاں آرام فرما ربِّ عالم کے حبیب ﷺ
وہ زمیں گلزارِ جنّت ہے بہ ایماءِ خدا

سرزمینِ طیبۂ اقدس کی دیدہ زیبیاں!
ذرّہ ذرّہ خوبصورت ہے بہ ایماءِ خدا

جاندار اشیا پہ بھی، بے جان سب چیزوں پہ بھی
بے گماں ان ﷺ کی حکومت ہے بہ ایماءِ خدا

رحمۃٌ للعالمیں جب ان ﷺ کو فرمایا گیا
ہر جہاں پر اُن کی رحمت ہے بہ ایماءِ خدا

آپ تو ٹھہرے حبیبِ کبریا ﷺ خیرُ الانام
ان کی اُمّت خیرِ اُمّت ہے بہ ایماءِ خدا

چودہ سو بائیس میں محمودؔ پھر اِک مرتبہ
حاضرِ دربارِ رحمت ہے بہ ایماءِ خدا

کتاب نعت
کا ایک 50 کے ورق

کھُلا لُطفِ آقا ﷺ کا در بے تکلّف
گیا طیبہ مَیں بے خطر، بے تکلّف

تکلّف ہو یا خوف، مکّہ میں ہو گا
مَیں جاؤں گا طیبہ نگر بے تکلف

محبّت پیمبر ﷺ کی جس کو ملی ہے
ملا اس کو جنت میں گھر بے تکلف

عقیدت پہنچتی ہے شہرِ نبی ﷺ تک
تُو کر کام اے چشمِ تر! بے تکلف

یہ دل اُن کی یادوں کا مسکن بنا ہے
وہ تشریف لائیں اِدھر بے تکلّف

مدینے میں آتے ہیں پلکیں جھکائے
نہیں ہوتے شمس و قمر بے تکلّف

زمانے میں تعلیمِ آقا ﷺ کے باعث
ہے تمییزِ ہر خیر و شر بے تکلف

کہا "اُدْنُ مِنّیْ" اُنھیں کبریا نے
گئے آقا ﷺ جب عرش پر بے تکلف

نظارہ سرِ قُبّہ کرنے کی خاطر
کبھی ہو نہ تیری نظر بے تکلف

خیالِ مدیحِ رسولِ جہاں ﷺ میں
نہیں ہوتے فکر و نظر بے تکلف

بنے گھر یہ محمودؔ ربِّ جہاں کا
کریں وہ جو دل میں گزر بے تکلّف

کتاب نعت

کا ایک (51) ورق

زبانِ قلب سے جو لوگ حق کی بات کرتے ہیں
مدیحِ سرورِ عالم ﷺ ہمہ اوقات کرتے ہیں

سبھی مال و منال و جاہ ہو جاتے ہیں بے وقعت
رسولِ پاک ﷺ جب بارانِ انعامات کرتے ہیں

ہم اپنا سر جھکاتے ہیں نظر پڑتے ہی گنبد پر
رسا ہوتے ہی دروازے پہ، تسلیمات کرتے ہیں

نبی ﷺ کی عظمتیں اللہ جب خود بیان کرتا ہے
عَبَث اِس باب میں اَحباب تحقیقات کرتے ہیں

سر آنکھوں پر ہماری، وہ بناتے ہیں جگہ اپنی
کرم شہرِ نبیؐ پاک ﷺ کے ذرّات کرتے ہیں

رمن و عَن وہ رقم ہوتے ہیں اپنی لوحِ قسمت پر
جو ہم رنگیں نبی ﷺ کی مدح میں صفحات کرتے ہیں

وہ آتے ہیں حصارِ رحمتِ خلّاقِ عالم میں
نبی ﷺ کے حکم پر جو صدقہ و خیرات کرتے ہیں

سیاہی حشر کے فی الفور مجھ کو چھوڑ دیتے ہیں
نظر میری طرف جب فخرِ موجودات ﷺ کرتے ہیں

مفاہیمِ کلامِ حق بتاتی ہیں حدیثیں ہی
کہ ارشاداتِ آقا ﷺ اس کی تشریحات کرتے ہیں

سبب اس کا ہے تخلیقِ رسولِ اعظم و آخر ﷺ
فرشتے جس قدر توقیرِ تخلیقات کرتے ہیں

خدا محمودؔ لکھواتا ہے جب نعتِ نبی ﷺ ہم سے
تو ہم اس کیفیت میں درکِ امکانات کرتے ہیں

سرِ عرشِ بریں جو "اُدْنُ مِنِّی" کی صدائیں ہیں
یہی تو وصلِ محبوب و محب کی ابتدائیں ہیں

نقوشِ پائے آقا ﷺ سے ملیں تابانیاں جن کو
کواکب ہیں، مہ و خورشید ہیں، اور کہکشائیں ہیں

جو آتی ہیں نبی ﷺ کے روضۂ اقدس سے مَس ہو کر
پیامِ زندگی لاتی ہیں، وہ ایسی ہوائیں ہیں

نبی ﷺ میرے ہیں جب تو مجھ کو کیا غم، کیسا اندیشہ
اگر چاروں طرف میرے مصائب کی بلائیں ہیں

"فترضٰی" ہے عطا، تحویلِ کعبہ، ذکر کی رفعت
خدا کو ہر جگہ منظور حضرت ﷺ کی رضائیں ہیں

زمانے بھر میں ان کی حیثیت ضربُ المثل کی ہے
صحابہؓ کی حبیبِ کبریا ﷺ سے جو وفائیں ہیں

نہ کیسے یہ بدرگاہِ خدا مقبول ہو جائیں
پیمبر ﷺ کے درودِ پاک سے مملو دعائیں ہیں

ملا چھٹکارا جس کو، وہ ہے مجھ سا عاصی و مُذنِب
نظر انداز آقا ﷺ نے جو کیں، میری خطائیں ہیں

وہاں تو سر بخم رہنے میں ہیں عافیتیں ساری
مدینے کی فضا میں سرنگوں ساری اَنائیں ہیں

بہارِ باغِ امکاں میں ہے اُن سے ساری شادابی
اُٹھیں جو شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے گھٹائیں ہیں

جہاں محمودؔ اب مستجب ران خوش بختیوں پر ہے
ہُوئیں جو مستجابِ در، وہ میری التجائیں ہیں

کتابِ نعت

کا ای 53 کے ورق

مَیں درِ سرکار ﷺ پر جب جا کے جَبْہَہ سا ہُوا
جو ہمالہ تھا گناہوں کا، تہ و بالا ہُوا

مدحتِ سرکار ﷺ میں مفہوم لفظوں کو ملا
غیرِ آقا ﷺ کی ثنا میں لفظ بے معنیٰ ہوا

ہاتھ کیا، جھولی کجا، اِکرام سے آنگن بھرا
ہاتھ جب دیکھا پیمبر ﷺ نے مِرا پھیلا ہوا

مَیں درِ سرور ﷺ پہ پہنچا کس طرح، کیا جانیے
سجدہ اُس جا پر مِری آنکھوں کا، یا سَر کا ہوا

طیبہ پہنچو، منزلیں سب معرفت کی مار لو
لوحِ محفوظِ طریقت پر یہ ہے لکھا ہوا

حق ادا ہونا نبی ﷺ کی نعت کا ممکن نہیں
کس کو یارو، اِس حوالے سے کوئی دعویٰ ہوا

عظمتِ اصحابِؓ پیغمبر ﷺ کو کیا جانے کوئی
جب سراپائے پیمبر اُن ﷺ کا تھا دیکھا ہوا

لے لیا مشکل میں جب نامِ حبیبِ کبریا ﷺ
ایک لمحے میں ہر اک رنج و الم عنقا ہوا

جو دیا سرور ﷺ نے ہم کو سربلندی کے لیے
یاد آ جائے کہیں اب بھی سبق بھُولا ہوا

شہرِ آقا ﷺ کے مضافات اب کے، ناصر ہو گئے
یوں دلِ گُم گشتہ میرا مل گیا کھویا ہوا

چند نعتیں شاعرِ سرکار ﷺ سے رضواں نے لیں
اِس طرح محمودؔ سے فردوس کا سودا ہُوا